

# کنز العمال

کتاب ایمان و اسلام۔۔۔۔۔ الاقوال

کتاب اول۔۔۔۔۔ ایمان و اسلام کے متعلق

اس میں تین ابواب ہیں

پہلا باب۔۔۔ ایمان و اسلام کی حقیقی اور مجازی تعریف کے بیان

یہ باب چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ایمان کی حقیقت کے بارے میں ہے۔

فصل اول۔۔۔ ایمان کی حقیقت

|   |   |
|---|---|
| <p>[1]- ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، جنت جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ (شعب الایمان للبیہقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p> | <p>[1]- الإیمان: "أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت وتؤمن بالقدر خيره وشره". (هب عن عمر)</p> |
|---|---|

((صحیح)) شعب الایمان (ج 1 ص 438 ح 274) و سنن الصغیر للبیہقی (1/14)، صحیح الجامع (2798)، صحیح ابن خزیمہ (4461)، جامع الصغیر للسیوطی (3093)۔

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[2]- ایمان یہ ہے کہ دل میں معرفت رکھو، زبان سے اقرار کرو اور اعضاء سے عمل بجا لاؤ۔ (طبرانی بروایت علی رضی اللہ عنہ)</b></p>   | <p><b>[2]- الإیمان " معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالأركان ". (طب عن علي).</b></p> |
| <p>((موضوع)) طبرانی فی الاوسط (6/226) وابن ماجہ (68)۔</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قال الامام العقيلي: "غير محفوظ" (ضعفاء الكبير: 4/156)۔</li> <li>• قال الامام ابن حبان: " (فيه) علي بن موسى الرضا يروي عن أبيه العجائب كأنه كان يهم ويخطئ" (المجروحين: 2/81)۔</li> <li>• قال الامام ابن عدي: " (فيه) الحسن بن علي العدوي يضع الحديث " (الكامل: 3/203)۔</li> <li>• قال الامام الدارقطني: "المتهم بوضع الحديث أبو الصلت الهروي" (موضوعات ابن الجوزي: 1/185)۔</li> <li>• قال الامام ابن الجوزي: "موضوع" (الموضوعات: 1/185)۔</li> <li>• قال الامام ابن تيمية: "من الموضوعات على النبي صلى الله عليه وسلم ، باتفاق أهل العلم بحديثه" (مجموع الفتاوى: 7/505)۔</li> <li>• قال الامام ابن القيم: "موضوع ليس من كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم" (تهذيب السنن: 12/451)۔</li> <li>• قال العلامة ملا علی القاری الحنفی: "قیل لا أصل له أو بأصله موضوع" (اسرار المرفوعه: 158)۔</li> </ul> |  |

- قال الامام ناصر الدين الالباني: " موضوع " (ضعف الجامع: 2306 والضعيفه: 2271)۔

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[3]-</b> اللہ عزوجل پر ایمان لانا زبان سے اقرار کرنے، دل سے یقین رکھنے اور اعضاء بجالانے کا نام ہے۔ (اللقاب للشیرازی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)</p>            | <p><b>[3]-</b> الإیمان بالله: "الإقرار باللسان وتصديق بالقلب وعمل بالأركان" (الشيرازي في الألقاب عن عائشة) .</p> |
| <p>((موضوع))</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قال السيوطي: "ضعيف" (الجامع الصغير: 2306)۔</li> <li>• قال الالباني: "موضوع" (ضعيف الجامع: 2306)۔</li> </ul> |  |

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[4]-</b> دل اور زبان سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور جان و مال سے ہجرت۔ (الاربعة لعبد الخالق بن زاهر الشحابي بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p>  | <p><b>[4]-</b> "الإيمان بالقلب واللسان والهجرة بالنفس والمال" (عبد الخالق بن زاهر الشحابي في الأربعين).</p> |
| <p>((موضوع)) حدیث کے اصل الفاظ اربعین عبد الخالق میں اس طرح ہیں: "الإيمان بالنية واللسان، والهجرة بالنفس والمال" (سلسلة الضعيفة: 697)۔</p> |   |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[5]-</b> ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس سے ملاقات پر، اس کے رسولوں پر، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p>                                  | <p><b>[5]-</b> الإیمان: " أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه وبلقائه وبرسله وتؤمن بالبعث " (حم ق هـ عن أبي هريرة).</p> |
| <p>((متفق علیہ)) بخاری (50، 4777)، مسلم (9، 10)، ابن ماجہ (64، 4044)، احمد (9501)، ابن ابی شیبہ (5/ 11، 15/ 167-168)، ابن خزیمہ (2244)، ابن حبان (159)، ابن مندہ فی کتاب الایمان (15، 16، 159، 160)، بیہقی فی الشعب (385) وفی الاعتقاد (ص 126) وغیرہم۔</p> |  |

## چار باتوں کا حکم اور چار سے ممانعت

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[6]-</b> میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لانے کا۔ کیا تمہیں معلوم ہے اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول</p> | <p><b>[6]-</b> "آمرکم بأربع، وأنہاکم عن أربع، آمرکم بالإیمان باللہ وحدہ أندرون ما الإیمان باللہ؟ شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصيام رمضان وأن تؤدوا خمس ماغنمتم، وأنہاکم عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت احفظوهن وأخبروا بهن من</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>اللہ کی شہادت دینا۔ اور تمہیں حکم کرتا ہوں نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ ادا کرنے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور جہاد میں حاصل کردہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، کھجور کی جڑ کے بنائے ہوئے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملع سازی کئے ہوئے برتن سے، ان باتوں کو ذہن نشین کر لو اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو بھی خبر کر دو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما)</p> | <p>وراءکم" (ق 3 عن ابن عباس)</p>   |
|  | <p>((متفق علیہ)) بخاری (53، 523، 1398، 3095، 3510، 4368، 4369، 7556)، مسلم (17)، ابوداؤد (3692)، ترمذی (1698، 1690، 2797، 2798)، نسائی فی الکبریٰ (320)، (5192، 5818)، احمد (2020)، ابن حبان (157، 7295) وغیرہم۔</p> |
| <p>فائدہ:۔۔۔۔۔ آپ ﷺ نے چار امور کے متعلق حکم کا وعدہ فرمایا تھا لیکن پھر پانچ شمار کر دئے، اسکے جواب میں شارح بخاری علامہ ابن بطال فرماتے ہیں: چونکہ مخاطبین وفد عبد القیس تھے، جن کی کفارِ مضر سے جنگ چھڑی رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بطورِ زائد فائدہ کے اداء خمس کا حکم بھی فرما</p>  |  |

دیا۔ اور ان کی آمد کب ہوئی؟ اس کے متعلق قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفد عبد القیس فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے مکہ کی طرف کوچ فرمانے سے قبل آپ کی خدمت میں بغرض تعلیم اسلام حاضر ہوا تھا۔ اور ان کی تعداد کل چودہ تھی، جن کے اسماء گرامی کے لئے رجوع کیجئے۔ الدبیاج لعبد الرحمن السیوطی: ج 1 ص 24۔

الدباء۔۔۔۔۔ عرب خشک کدو کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس میں شراب بناتے تھے جس سے شراب اچھی بنتی تھی، اسی کا نام حدیث میں الدباء استعمال کیا گیا ہے۔

النقییر۔۔۔۔۔ اور کھجور کے تنے کی جڑ کو کھوکھلا کر کے اس میں بھی شراب سازی کرتے تھے۔ اس کا نام حدیث میں النقییر استعمال کیا گیا ہے۔ اور بقیہ دو قسم کے برتنوں پر سبز یا سرخ رنگ یا تار کول کی ملمع سازی کر کے ان میں شراب سازی کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ حکم شراب سے انتہائی درجہ احتیاط برتنے کے لئے دیا تھا۔ کیونکہ حرمت شراب کا حکم تازہ تازہ نازل ہوا تھا۔ کہ کہیں ان برتنوں سے دوبارہ شراب کی طرف دھیان نہ جائے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت اچھی طرح جاگزیں ہو گئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی عام اجازت مرحمت فرمادی۔ اب جمہور علماء ان برتنوں کی ممانعت کی تنسیخ کے قائل ہیں۔

چنانچہ امام نووی فرماتے ہیں: "ثم إن هذا النهي كان في أول الأمر ثم نسخ بحديث بريدة رضي الله عنها يعني الذي يأتي في الباب الذي يليه" یعنی یہ ممانعت اسلام کے شروع میں تھی لیکن پھر بريدة رضي الله عنه کی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہو گئی (بخوالہ تحفۃ الاحوذی، کتاب الاشریہ، باب ما جاء في كراهية أن ينبذ في الدباء والحنتم والنقییر)

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[7]-</b> میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں</p> <p>اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان</p> | <p><b>[7]-</b> "آمرکم بأربع وأنہاکم عن أربع</p> <p>اعبدوا اللہ ولا تشركوا به شیئا وأقیموا الصلاة وآتوا الزکاة وصوموا رمضان وأعطوا الخمس من الغنائم، وأنہاکم عن أربع عن</p> |
|---|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>الذباء والختم والمزفت والنقير". (حم م<br/>عن أبي سعيد) .</p> <p>کے روزے رکھو اور اموال غنیمت سے<br/>پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور تمہیں منع کرتا<br/>ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار<br/>برتنوں کو استعمال کرنے سے: گدو کے برتن<br/>سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے<br/>ساتھ ملمع سازی کئے ہوئے برتن سے، کھجور کی<br/>جڑ کے بنائے ہوئے برتن سے۔ (مسند احمد<br/>بروایت ابو سعید)</p> |  |
| <p>((صحیح)) احمد (11175)، و مسلم (18، 26، 27)، و صحیح مسلم، وابن حبان (4541)، والالبانی فی<br/>الصحيح الجامع (11)، وشعیب الارناؤط فی تحقیق المسند۔</p>   |  |

## لذت ایمان نصیب ہونا

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[8]-</b> آدمی کے ایمان کے لئے یہ کافی ہے<br/>کہ وہ یہ کہے: میں اللہ عزوجل کے رب<br/>ہوں، اسلام کے دین ہوں اور محمد ﷺ<br/>کے رسول ہوں پر راضی ہوں۔ (الاوسط<br/>للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[8]-</b> "بحسب امرئ من الإيمان أن يقول<br/>رضيت بالله ربا وبالإسلام ديناً وبمحمد<br/>صلى الله عليه وسلم رسولا" (طس عن ابن<br/>عباس) .</p> |
|--|---|

((منکر)) المعجم الاوسط للطبرانی (7/270 ح 7472)۔ شیخ البانی فرماتے ہیں: "منکر بهذا اللفظ" (سلسلة الضعيفة: 3334)۔ اس روایت کا صحیح طریق سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے: "ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا" ترجمہ، "جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر اپنی رضا کا دل سے اعلان کر دیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔" (صحیح مسلم: 34، نیز دیکھیں اگلی روایت)۔

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[9]-</b> جو شخص اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ (مسند احمد، مسلم، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)</p>  | <p><b>[9]-</b> "ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام ديناً وبمحمد رسولاً" (حم م ت عن العباس بن عبد المطلب)۔</p> |
| <p>((صحیح)) احمد (1778، 1779)، مسلم (34)، ترمذی (2623)، ابو یعلیٰ (6692)، ابن مندہ فی کتاب الایمان (114)، بیہقی فی الشعب (199)، البغوی فی شرح السنۃ (24)۔ وصححه مسلم، والترمذی، وابن حبان (1694)، وابن تیمیہ (مجموع الفتاوی: 10/327، 8/191، 10/41)، والالبانی (صحیح الجامع: 3425)، واحمد شاکر وشعیب الارناؤط، وزیر علی زئی رحمہم اللہ۔</p> |   |

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[10]-</b> جس شخص نے تین کام انجام دے لئے، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔</p> | <p><b>[10]-</b> "ثلاث من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان من عبد الله وحده وأنه لا إله</p> |
|--|---|



|  |  |
|--|--|
| <p>محض ایک اللہ عزوجل کی عبادت کی، لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا، دل کی خوشی کت ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ بوڑھا جانور دیا، نہ بے وقعت۔ مریضہ نہ بے مصرف۔ بلکہ اپنے اوسط درجے کا مال دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بہترین مال کا سوال کرتا ہے اور نہ روئی مال کا حکم کرتا ہے، اور نہ تمہیں اپنے نفسوں کی بڑائی جتانے کا حکم کرتا ہے۔ (ابو داؤد بروایت عبد اللہ بن معاویہ الغامری)</p> | <p>إلا الله وأعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطي الهمة ولا الرديئة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من أوسط أموالكم فإن الله لم يسألكم خيره ولا يأمركم بشره وزكى نفسه" (د عن عبد الله بن معاوية العامري)</p> |
| <p>((صحیح)) ابو داؤد (1582)۔ ابو داؤد کی سند منقطع ہے لیکن اس روایت کا صحیح اور متصل طریق معجم الاوسط للطبرانی (1/334)، المعرفة والتاریخ ليعقوب بن سفيان (1/269-270)، اور سنن الکبری للبیہقی (4/161) میں مروی ہے جس کی تصحیح امام شوکانی (السیل الجرار: 2/37)، اور البانی (صحیح الجامع: 3041، و صحیح ابی داؤد: 1580، وسلسلة الصحيح: 1046، و صحیح الترغیب: 750) وغیرہ نے کر رکھی ہے۔</p>        |  |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[11]-</b> ایمان تمنا اور تزئین سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو جائے، اور عمل اس کی تصدیق کرنے لگ جائے۔ (ابن النجار، الفردوس</p> | <p><b>[11]-</b> "ليس الإيمان بالتمنى ولا بالتحلي، ولكن: هو ما وقر في القلب وصدقه العمل" (ابن النجار فرص عن أنس).</p> |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| للدیلمی، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ<br>(عنه)   |  |
| <p>((موضوع)) اس کی سند میں ایک راوی ہے "عبد السلام بن صالح ابو الصلت الہروی" جو را فضی اور کذاب شخص تھا۔ اور ایک دوسرا راوی "یوسف بن عطیہ الصفار" بھی اس سند میں متروک الحدیث ہے۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے۔ (سلسلة الضعیفہ: 1098)</p> |  |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[12]-</b> "إن لكل شيء حقيقة وما بلغ عبد حقيقة الإيمان حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطاه لم يكن ليصيبه" (حم طب عن أبي الدرداء)</p>  | <p><b>[12]-</b> ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پاسکتا، جب تک کہ یہ بات اچھی طرح نے جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہ پہنچی ہو ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ (مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنه)</p> |
| <p>((صحیح)) اخرجه احمد فی المسند (27490)، والطبرانی فی الکبیر (6/220 ح 6060)، وفی المسند الشامیین (2214)، والبزار (8)، والقضاعی فی المسند الشہاب (1/75)، وابن عساکر فی التاریخ (1/332/4) عن ابی الدرداء۔</p> <p>وفی الباب عن جابر بن عبد اللہ عند الترمذی (2/21)، وابن عدی فی الکامل (1/217)، وعن زید بن ثابت عند احمد (21589)، وعن عبد اللہ بن مسعود عند الطبرانی (فی الکبیر: 8790)، وعن عبد اللہ بن</p> |   |

عمرو بن العاص عنده في الاوسط (1955)۔

- قال الامام البزار: "إسناده حسن"۔
- قال الحافظ الهيثمي: "رجاله ثقات" (مجمع الزوائد: 7/200)۔
- قال السيوطي: "حسن" (الجامع الصغير: 2417)۔
- قال الالباني: "هذا إسناده صحيح رجاله كلهم ثقات" (الصحيحة: 2439، 2471)۔
- قال مقبل الوداعي: "حسن" (صحيح المسند: 1050)۔
- قال زبير على زئي: "حسن" (تحقيق الترمذي: 4/202)۔

## الاکمال

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[13]-</b> ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ، اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔ (النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابوذر رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[13]-</b> "الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه والنبيين وتؤمن بالقدر" (ن عن أبي هريرة وأبي ذر معا) .</p> |
| <p>((صحیح)) سنن النسائی (4991)، وصححه الالباني في صحيح النسائی (5006)</p>  |   |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[14]-</b> ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل پر یوم، یوم آخرت پر، فرشتوں پر،</p> | <p><b>[14]-</b> "الإيمان أن تؤمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتب والنبيين والموت</p> |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| <p>کتاب پر، نبیوں پر، موت پر، موت کے بعد زندہ کئے جانے پر ایمان لاؤ اور جنت، جہنم، اور حساب و میزان پر ایمان لاؤ۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پس جب تم نے یہ کام انجام دے دیا تو یقیناً ایمان لا چکے۔ (مسند احمد بروایت ابو عامر و ابو مالک، النسائی بروایت انس، ابن عساکر بروایت عبد الرحمن بن غنم)</p>   | <p>والحياة بعد الموت وتؤمن بالجنة والنار والحساب والميزان وتؤمن بالقدر خيره وشره فإذا فعلت ذلك فقد آمنت" (حم عن أبي عامر وأبي مالك) (ن عن أنس) (ابن عساكر عن عبد الرحمن ابن غنم).</p> |
| <p>صاحب کنز العمال نے اس روایت کو چار صحابہ کی طرف منسوب کیا ہے جبکہ ان میں سے کسی سے یہ روایت مروی نہیں بلکہ شہر بن حوشب نے اس روایت میں اضطراب کیا ہے اور اسے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، "عن عامر أو ابو عامر أو ابو مالك" جبکہ صاحب کنز نے لفظ "أو" کو "و" سے تبدیل کر دیا ہے۔ اسی طرح شہر بن حوشب ہی نے اسے تاریخ دمشق میں عبد الرحمن بن غنم سے روایت کیا ہے۔ جہاں تک انس کی روایت کا تعلق ہے تو یہ روایت سنن النسائی میں موجود نہیں ہے، واللہ اعلم۔ چنانچہ شہر بن حوشب نے اسے عامر، ابو عامر، ابو مالک اور عبد الرحمن بن غنم سے روایت میں اضطراب کیا ہے۔ اس کے برعکس، شہر بن حوشب نے یہ روایت الفاظ میں اختلاف یسیر کے ساتھ عبد اللہ بن عباس سے بھی روایت کی ہے (مسند احمد: 2923) اور یہ روایت اصح ہے کیونکہ اسے شہر سے عبد الحمید بن بہرام نے روایت کیا ہے اور عبد الحمید کی روایت شہر سے بنسبت دیگر رواۃ زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ اس حدیث میں الفاظ ہیں کہ ایک ملک نبی سے پوچھتے ہیں، "تو اگر میں یہ کام کروں، کیا میں ایمان والا ہو جاؤں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!"۔ اور یہ الفاظ صحیح ہیں۔</p> |   |

|   |   |
|---|---|
| <p>[15]- جس شخص میں چار باتیں ہوں<br/>گی، یقیناً مومن ہو گا۔ اور جو شخص تین باتوں<br/>پر ایمان لایا اور ایک کو چھوڑ دیا، بلاشبہ وہ<br/>کافر ہو گا۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا<br/>کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا<br/>رسول ہوں اور یہ کہ مرنے کے بعد اس کو<br/>ضرور اٹھایا جائے گا اور اچھی بُری تقدیر پر بھی<br/>ایمان لائے۔ (تمام، سمویہ، ابن عساکر<br/>بروایت ابو سعید)</p>   | <p>[15]- "أربع من كن فيه فهو مؤمن<br/>ومن جاء بثلاث وكنتم واحدة فهو كافر<br/>شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وأنه<br/>مبعوث من بعد الموت وإيمان بالقدر خيره<br/>وشره" (تمام وسمويه كر عن أبي سعيد).</p> |
| <p>((ضعيف)) اخرجه تمام في الفوائد (965)، وابن أبي عاصم في السنه (131)، واللاكا في شرح اصول<br/>الاعتقاد (1109)، والدولابي في الكنى والاسماء (1711)، وابن عساكر في التاريخ (9/14، 15/147،<br/>35/88، و53/343) كلهم من طريق أبو مالك حماد بن مالك الأشجعي عن إسماعيل بن عبد<br/>الرحمن العبسي، عن أبيه عبد الرحمن بن عبيد بن نقيع، عن مصعب بن سعد، عن أبيه سعد بن أبي<br/>وقاص مرفوعاً.</p> <p>صاحب كنز العمال نے اسے ابو سعید کی طرف منسوب کرنے میں غلطی کی ہے جبکہ یہ روایت اصل میں سعد<br/>بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے، شیخ البانی فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف عَبْدِ<br/>الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدِ الْعَنْسِيِّ أوردہ ابن أبي حاتم 260/2/2 برواية ابنه فقط عنه ولم يذكر فيه جرحاً ولا<br/>تعديلاً. ومثله ابنه إسماعيل عنده 185/1/1 لم يذكر راوياً عنه غير أبي مالك حماد بن مالك بن</p> |   |

بسطام الحرستاني. " (السنة مع ظلال الجنة: 1/ 60)۔

نیز اس سے ملتی جلتی صحیح روایت کے لئے دیکھیں کنز العمال (ح 542)

|   |  |
|---|--|
| <p>[16]- " أربع لم يجد رجل طعم الإيمان حتى يؤمن بهن أن لا إله إلا الله وأني رسول الله بعثني بالحق وأنه ميت ثم مبعوث من بعد الموت ويؤمن بالقدر كله" (كر عن علي).</p> | <p>[16]- چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر ایمان لائے بغیر آدمی ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔</p> <p>1۔۔۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔</p> <p>2۔۔۔ میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔</p> <p>3۔۔۔ یہ کہ اس کو ضرور مرنا ہے پھر مرنے کے بعد ضرور اٹھایا جائے گا۔</p> <p>4۔۔۔ اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔</p> <p>(ابن عساکر (84/35) بروایت علی رضی اللہ عنہ)</p> |
| <p>((حسن)) انظر كنز العمال ح 542۔</p>   |  |

کون سا اسلام افضل ہے؟

[17]- "الإسلام أن تسلم قلبك  
ويسلم المسلمون من لسلنك ويدك قيل  
فأي الإسلام أفضل قال الإيمان. قيل وما  
الإيمان؟ قال أن تؤمنوا بالله وملائكته وكتبه  
ورسله والبعث بعد الموت. قيل فأي  
الإيمان أفضل؟ قال: الهجرة. قيل: وما  
الهجرة؟ قال: أن تهجر السوء. قيل: فأي  
الهجرة أفضل؟ قال: الجهاد. قيل: وما  
الجهاد؟ قال: أن تقاتل الكفار إذا لقيتهم  
قيل فأي الجهاد أفضل؟ قال: من عقر  
جواده وأهريق دمه. ثم عملان أفضل  
الأعمال إلا من عمل بمثلهما: حجة مبرورة  
أو عمرة". (حم طب عن عمرو بن عبسہ)  
ورجاله ثقات.

[17]- اسلام یہ ہے کہ تیرا دل  
اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور  
ہاتھ کی ایذا سے محفوظ ہو جائیں۔ آپ سے  
پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے  
فرمایا، ایمان۔ دریافت کیا گیا، ایمان کیا ہے؟  
فرمایا، ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس  
کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے  
رسولوں، اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے  
جانے پر ایمان لاؤ۔ دریافت کیا گیا، کون سا  
ایمان افضل ہے؟ فرمایا، ہجرت۔ دریافت کیا  
گیا، ہجرت کیا ہے؟ فرمایا، تم گناہوں کو چھوڑ  
دو۔ دریافت کیا گیا، کون سی ہجرت افضل  
ہے؟ فرمایا، جہاد۔ دریافت کیا گیا، جہاد کیا  
ہے؟ فرمایا، جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا  
مقابلہ ہو تم ان سے قتال کرو۔ دریافت کیا  
گیا، کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا، جس جہاد  
میں مجاہد کا گھوڑا زخمی ہو جائے اور اس کا خون  
بہہ جائے۔ پھر ان کے بعد دو عمل سب سے

|  |  |
|--|--|
| <p>افضل ہیں الا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے،<br/>مقبول حج یا عمرہ۔ (مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر،<br/>بروایت عمرو بن عبسہ، رجالہ ثقات)</p>   |  |
| <p>((صحیح)) اخرجه معمر فی الجامع (20107)، ومن طریقہ عبد الرزاق فی المصنف (20107)، ومن طریقہ احمد فی المسند (17027)، وعبد بن حمید فی المنتخب (301) والخرائط فی المکارم الاخلاق (135/1)۔ ولم أجده فی الکبیر للطبرانی من حدیث عمرو بن عبسہ۔</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قال الحافظ العراقي: "إسناده صحيح" (تخریج الاحیاء: 2/242)۔</li> <li>• قال الحافظ الهیثمی: "رجالہ ثقات" (مجمع الزوائد: 1/59، 3/207)۔</li> <li>• قال الحافظ المنذری: "إسناده حسن" (الترغیب والترہیب: 2/166)۔</li> <li>• قال الحافظ الدمیاطی: "رجالہ رجال الصحیح" (المتجر الرابع: 144)۔</li> </ul> <p>شیخ البانی کا اس کی سند کو ابو قلابہ کی تدریس کی وجہ سے ضعیف کہنا درست نہیں ہے کیونکہ امام ابو قلابہ کا مدلس ہونا ثابت نہیں!</p> |  |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[18]-</b> اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم<br/>لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا اقرار کرو، نماز<br/>قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے<br/>رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس کے سفر<br/>کی وسعت ہو۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی<br/>بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[18]-</b> "حقیقة الإسلام أن تشهد أن<br/>لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وتقيم<br/>الصلاة، وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان، وتحج<br/>البيت إن استطعت إليه سبيلا". (م 3 عن<br/>عمر) .</p> |
| <p>((صحیح)) مسلم (8)، ابو داؤد (4695)، نسائی (4990)، احمد (184)، ابن خزیمہ (2338)،</p>  |   |



الدارقطنی (2708)، ابن مندہ فی الایمان (9)، البیہقی فی القضاء والقدر (134)، والطحاوی فی احکام القرآن (1196) وغیرہم۔ مجھے یہ حدیث ترمذی میں عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نہیں ملی البتہ ترمذی (2616) میں یہ حدیث معاذ کی روایت سے مروی ہے۔ نیز دیکھیں ح # 38۔

صحیح مسلم، وابن خزیمہ، وابن مندہ، والدارقطنی، وابن تیمیہ، واحمد شاكر، وشعیب الارناؤط، والالبانی، وزبیر علی زئی۔

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[19]-</b> الإسلام علانية والإيمان في القلب " (ش عن أنس).</p> <p>ایمان دل میں۔ (ابن ابی شیبہ بروایت انس رضی اللہ عنہ)</p>   | <p><b>[19]-</b> الإسلام علانية والإيمان في القلب " (ش عن أنس).</p> |
| <p>((مکر)) اخرجه ابن ابی شیبہ فی المصنف (30319) وفی کتاب الایمان (6)، واحمد (12381)، وابو یعلی الموصلی (2923)، والعکبری فی الابانہ (1076)، والبزار (20، کشف الاستار)، والعقيلي فی الضعفاء (3/250)، وابن حبان فی المجروحین (2/111)، وابن عدی فی الکامل (6/353)، والخطیب فی موضح اوہام الجمع والتفريق (2/249) من طریق علی بن مسعدة عن قتادة عن انس مرفوعا وصرح قتادة بسماعه من انس فی روایة ابن ابی شیبہ۔</p> <p>اس سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں ماسوائے علی بن مسعدہ کے اور وہ بھی قول راجح میں حسن الحدیث ہے اور اس پر جرح بھی موجود ہے چنانچہ ابن حجر فرماتے ہیں: "صدوق له أوہام" (تقریب)۔ پس ایسے راوی کی روایت عموماً حسن درجے کی ہوتی ہے الا یہ کہ کسی خاص روایت میں اس کا ضعف واضح ہو جائے۔ اس روایت میں بھی کچھ ایسا ہے اور یہ روایت علی بن مسعدہ کی مکر روایات میں شمار کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کو امام بخاری، امام ابن حبان، امام عقیلی، امام ابن عدی، اور امام ذہبی وغیرہ نے معلول و منکر روایت شمار کیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سلسلة الضعيفة: 6906۔</p> |  |

یہ حدیث کچھ مزید الفاظ کے اضافے کے ساتھ آگے ح # 44 میں بھی بیان کی گئی ہے۔

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[20]-</b> مثل راستہ کی علامات کے</p> <p>اسلام کی علامات اور سر اور دیگر اعضاء بھی ہیں اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور تمام روزے رکھنا۔</p> <p>(الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[20]-</b> "إن للإسلام صنوا ، ومنارا كمنار الطريق ورأسه، وجماعه شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبد ورسوله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وتمام الصوم" (طب عن أبي الدرداء).</p> |
| <p>((إسناده ضعيف والحديث صحيح بشاهده من حديث أبي هريرة)) رواه الطبرانی فی المسند (3/ 140 ح 1954) من طريق بكر بن سهل، ثنا عبد الله بن صالح، حدثني معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية، عن أبي الدرداء وهذا إسناد ضعيف لضعف عبد الله بن صالح - اس روایت کے صحیح شاہد کے لئے اس کتاب کی ح # 34 ملاحظہ کریں۔</p>            |  |

## اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[21]-</b> اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر</p> | <p><b>[21]-</b> "بني الإسلام على خمس:</p> |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>ہے، لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p>   | <p>شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان" (حم ق ت ن عن ابن عمر)</p> |
| <p>((متفق علیہ)) اخرجہ احمد (4798، 5672، 6015)، والبخاری (8، 4513) وفي التاريخ (705)، و مسلم (16، 21)، والترمذی (2609، 2610)، والنسائی (5001)، والحمیدی (720)، وعبد بن حمید فی المسند (821، 823)، وابو یعلیٰ (5788)، والمروزی فی تعظیم قدر الصلاة (411-418)، والدولابی فی الکتبی (439)، وابو بکر الخلال فی السنہ (1184، 1382)، وابن خزیمہ (308، 309، 1880)، وابن حبان (158، 1446)، والآجری فی الشریعہ (201، 202، 203)، والطبرانی فی الاوسط (2930) وفي الکبیر (13203، 13518)، وابن منده فی کتاب الایمان (40، 41، 42، 43، 148، 149، 140) وفي کتاب التوحید (163)، واللاکائی فی شرح اصول الاعتقاد (1491)، والبیہقی فی سنن الکبریٰ (1675، 7221، 7891)، والبعوی فی شرح السنہ (6) وغیر ہم عن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ)۔</p> |  |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[22]-</b> اس دین کی اصل اسلام ہے اور جو اسلام لے آیا، اس کی جان و مال محفوظ وہ گئے۔ اور اس دین کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی سر بلندی جہاد ہے، اس کو نہیں پاسکتا مگر افضل ترین آدمی۔ (الطبرانی فی الکبیر</p> | <p><b>[22]-</b> "رأس هذا الأمر الإسلام، ومن أسلم سلم، وعموده الصلاة، وذروة سنامه الجهاد، لا يناله إلا أفضلهم" (طب عن معاذ).</p> |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| بروایت معاذ رضی اللہ عنہ   |  |
| <p>((ضعیف)) الطبرانی فی الکبیر (20/55 ح 96)۔ راجع ضعیف الجامع (3077)، وسلسلة الضعيفة (5436)۔</p> |  |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[23]-</b> "عری الإسلام وقواعد الدين<br/>ثلاثة عليهن أسس الإسلام من ترك واحدة<br/>منهن فهو بها كافر حلال الدم: شهادة أن<br/>لا إله إلا الله والصلاة المكتوبة وصوم<br/>رمضان" (ع عن ابن عباس).</p> | <p><b>[23]-</b> اسلام ہر عیب سے پاک ہے۔<br/>اور دین کی تین بنیادیں ہیں، جن پر اسلام کی<br/>بنیاد رکھی گئی ہے، جس نے ان میں سے ایک<br/>کو بھی ترک کیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال<br/>ہے۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت، فرض نماز،<br/>رمضان کے روزے۔ (مسند ابی یعلیٰ بروایت<br/>ابن عباس رضی اللہ عنہ)</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| <p>((ضعیف منکر)) رواہ ابو یعلیٰ (2349)، واللاکائی فی شرح اصول الاعتقاد (4/927 ح 1576)،<br/>وابن عبد البر فی التمهید (16/162) وفی الاستذکار (2/154، 372) من طریق مؤمل بن إسماعیل<br/>عن حماد بن زید عن عمرو بن مالک النکري، عن أبي الجوزاء، عن ابن عباس - یہ حدیث درج ذیل<br/>وجوہات کی بناء پر منکر ہے:</p> <p>1 - عمرو بن مالک النکري کی روایات ابو الجوزاء عن ابن عباس کے خاص طریق سے غیر محفوظ ہوتی ہیں<br/>(دیکھیں، الکامل لابن عدی: 2/108)۔</p> <p>2 - یہ حدیث صحیحین کی متفق علیہ روایت کی مخالف ہے جس میں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر بتائی گئی<br/>ہے۔ (انظر ح 21)۔</p> <p>اور شیخ البانی کے نزدیک اس حدیث کی اصل موقوف ہے مرفوع نہیں۔ دیکھیں سلسلة الضعيفة: 94</p> |  |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[24]-</b> اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ مومن ہو جائیگا۔ شہادت دے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور ہر تقدیر پر خواہ اچھی ہو یا بُری، پسندیدہ ہو یا کڑوی۔ (ابن ماجہ بروایت عدی بن حاتم)</p>   | <p><b>[24]-</b> "یا عدي ابن حاتم أسلم تسلم أشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وتؤمن بالأقدار كلها خيرها وشرها، حلوها ومرها" (ه عن عدي بن حاتم).</p> |
| <p>((ضعیف جدا)) رواہ ابن ماجہ (87)، وابن ابی عاصم فی السنہ (135)، والطبرانی فی الکبیر (69/ 17)، (81)، والبیہقی فی القضاء والقدر (198)، والنخبط فی التاریخ (68-69/ 11) من طریق عبد الاعلی بن ابی المساور عن الشعی عن عدی بن حاتم۔ یہ سند سخت ضعیف ہے کیونکہ عبد الاعلی بن ابی المساور متروک و متہم بالکذب ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قال النخبط البغدادی: "فیہ عبد الأعلى بن أبی المساور قال ابن معین لیس بثقة کذاب وقال البخاری منکر الحدیث" (تاریخ بغداد: 69/ 11)۔</li> <li>• قال الحافظ نور الدین الہیثمی: "فیہ عبد الأعلى بن أبی المساور وهو متروک" (مجمع الزوائد: 406/ 9)۔</li> <li>• قال العلامة البوصیری: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لَا تَفَاقَهُمْ عَلَى ضَعْفِ عَبْدِ الْأَعْلَى" (مصابح الزجاجة: 14/ 1)۔</li> <li>• قال الشیخ ناصر الدین الالبانی: "ضعیف جدًا" (سلسلة الضعيفة: 6488 وضعیف الجامع: 6399)۔</li> <li>• قال الشیخ شعیب الارناؤط: "إسناده ضعیف جدًا" (سنن ابن ماجہ: 66/ 1)۔</li> <li>• قال الشیخ زبیر علی زئی: "ضعیف جدًا" (تحقیق ابن ماجہ: 87)۔</li> </ul> |   |

عدی بن حاتم کی نبی اکرم ﷺ کی طرف آمد کا قصہ احمد، ابن حبان، اور حاکم وغیرہ نے بھی دوسرے صحیح طرق سے نقل کیا ہے مگر مختلف سیاق کے ساتھ۔ لیکن نبی کے یہ الفاظ کہ: "اے عدی بن حاتم اسلام لے آؤ مامون ہو جاؤ گے" اس روایت میں بھی موجود ہیں، جس کا مطلب ہے کہ اس روایت کے یہ الفاظ صحیح ہیں۔ اس قصے کی صحیح روایت کے لئے دیکھیں، کنز العمال: ج 31797۔

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[25]-</b> اسلام نام ہے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، بیت اللہ کاجج کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور جنابت سے غسل کرنے کا۔ (ابو داؤد بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p>   | <p><b>[25]-</b> "الإسلام إقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال من الجنابة" (د عن عمر)</p> |
| <p>((صحیح)) سنن ابو داؤد (4697)۔</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قال الشيخ الالباني: "صحيح" (صحیح ابی داؤد: 4697)۔</li> <li>• قال الشيخ عبد المحسن العباد: "إسناد هذا الحديث صحيح، رجاله كلهم ثقات" (شرح سنن ابی داؤد للعباد: 5/529)۔</li> <li>• قال الشيخ شعيب الارناؤط: "إسناده صحيح" (تحقيق سنن ابی داود: 4697)۔</li> <li>• قال الشيخ زبير على زئي: "صحيح" (تحقيق ابی داؤد: 4697)۔</li> </ul> |  |

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[26]-</b> اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فریضہ زکوٰۃ</p> | <p><b>[26]-</b> "الإسلام أن تعبد الله ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة المفروضة وتصوم رمضان وتحج البيت"</p> |
|---|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>اداکرو، رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابی ذر رضی اللہ عنہ)</p> | <p>(حم ق ه عن أبي هريرة وأبي ذر معا)</p> |
| <p>((متفق علیہ)) احمد (9501)، بخاری (4824، 50)، مسلم (9، 10)، ابن ماجہ (64)، ترمذی (2616)، نسائی (4991) وغیرہم۔</p>                           |  |

## الاکمال

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[27]-</b> اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ کی شہادت، نماز اور رمضان کے روزے۔ جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ (الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[27]-</b> "بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله والصلاة وصيام رمضان فمن ترك واحدة منهم كان كافرا حلال الدم" (طب عن ابن عباس).</p> |
| <p>((ضعیف)) الطبرانی فی الکبیر (12/ 174 ح 12800)۔ انظر ح 23-</p>   |   |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[28]-</b> اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر</p> | <p><b>[28]-</b> "بني الإسلام على خمس</p> |
|--|--|

|   |  |
|---|--|
| <p>ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ عامل صالح ہیں۔ (الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p>  | <p>شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت وصوم رمضان والجهاد والصدقة من العمل الصالح" (طب عن ابن عمر) .</p> |
| <p>((ضعیف)) الطبرانی فی الکبیر (13/ 202 ح 13915)۔ اس کی سند میں ایک راوی "یزید بن بشر السکسکی" موجود ہے جو مجھول ہے۔ اس کو امام ابو حاتم اور امام ذہبی نے مجھول قرار دیا ہے۔ (دیکھیں، الجرح والتعديل: 9/ 254، وميزان الاعتدال: 4/ 420)۔ یہ روایت آخری فقرے کے بغیر صحیحین میں موجود ہے (دیکھئے ح 21)۔</p> |  |

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[29]-</b> اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ کی شہادت، اور اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ عامل صالح ہیں۔ (الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[29]-</b> "بني الإسلام على خمس خصال: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان. والجهاد والصدقة من العمل الصالح" (طب عن ابن عمر).</p> |
|---|--|



[30]- "بنی الإسلام على خصال:

شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، والإقرار بما جاء من عند الله، والجهاد ماض منذ بعث رسله إلى آخر عصابة تكون من المسلمين يقاتلون الدجال لا ينقصهم جور من جار ولا عدل من عدل، وأهل لا إله إلا الله فلا تكفروهم بذنوب ولا تشهدوا عليهم بشرك، والقدر خير من شره من الله تعالى" (ابن النجار ابن عمر).

[30]-

اسلام کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دی جائے، اور جو کچھ آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، اس کا اقرار کیا جائے، اور اس بات کا اقرار بھی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے، جہاد جاری ہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت آئے وہ بھی دجال سے قتال کرے گی۔ ان کو اپنے مقصد سے کسی ظالم کا ظلم ہٹا سکے گا نہ کسی عادل کا عدل۔ وہ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے۔ پس ان کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرنا۔ نہ ہی ان پر شرک کا حکم عائد کرنا۔ اور اسلام کی بنیاد تقدیر پر بھی ہے، کہ خواہ اچھی ہو یا بُری، اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔ (ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

((ضعیف)) مجھے ابن النجار کی کتاب نہیں ملی جس میں یہ روایت مذکور ہے۔ لیکن اس سے ملتی جلتی روایات جابر، انس اور علی رضی اللہ عنہم سے المعجم الاوسط (5/ 59)، اور سنن ابی داؤد (2532) وغیرہ میں مروی ہے اور انہیں ضعیف کہا گیا ہے۔

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[31]-</b> میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور خائب و خاسر ہے وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔</p> <p>پہلا۔۔۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔</p> <p>دوسرا۔۔۔ نماز ہے، اور وہ پاکیزگی ہے۔</p> <p>تیسرا۔۔۔ زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے۔</p> <p>چھوٹا۔۔۔ روزہ ہے، اور وہ جہنم سے ڈھال ہے۔</p> <p>پانچواں۔۔۔ حج ہے۔ اور وہ شریعت ہے۔</p> <p>چھٹا۔۔۔ جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔</p> <p>ساتواں۔۔۔ امر بالمعروف ہے اور وہ وفاداری ہے۔</p> <p>آٹھواں۔۔۔ نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت</p> | <p><b>[31]-</b> "أتاني جبريل فقال يا محمد الإسلام عشرة أسهم وخاب من لاسهم له. أولها شهادة أن لا إله إلا الله، والثاني الصلاة وهي الطهارة، والثالث الزكاة وهي الفطرة، والرابع الصوم وهو الجنة، والخامس الحج وهو الشريعة، والسادس الجهاد وهو الغزوة، والسابع الأمر بالمعروف وهو الوفاء، والثامن من النهي عن المنكر وهو الحجة، والتاسع الجماعة وهي الألفة، والعاشر الطاعة وهي العصمة" (أبو نعيم محمد بن أحمد العجلي في فوائده والرافعي في تاريخ قزوين من طريق إسحاق الدبري عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس).</p> |
|--|---|

|  |  |
|--|--|
| <p>ہے۔</p> <p>نواں۔۔۔ جماعت ہے، اور وہ الفت ہے۔</p> <p>دسواں۔۔۔ اطاعت ہے، اور وہ حفاظت</p> <p>ہے۔</p> <p>(فوائد ابو نعیم محمد بن احمد العجلی، تاریخ قزوین</p> <p>للرافعی من طریق اسحاق الدبری عن عبد</p> <p>الرزاق عن معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ</p> <p>عنه)</p>  |  |
| <p>((موضوع)) یہ روایت دو مختلف طرق سے دو مختلف صحابہ سے مروی ہے۔</p> <p>پہلا طریق۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ: امام ابو القاسم الطبرانی بیان کرتے ہیں: "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، نَا حَامِدُ بْنُ آدَمَ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ" (المعجم الاوسط: 7893، والمعجم الكبير: 11985)۔ اس سند کے متعلق حافظ بیہقی فرماتے ہیں: "في إسناده حامد بن آدم، مشهور بوضع الحديث" (مجمع الزوائد: 42/1)۔ اور حامد بن آدم کے علاوہ علی بن عاصم بھی متروک الحدیث ہے۔ اس حدیث کے تحت مصنف کنز العمال نے آگے چل کر خود حامد کو کذاب قرار دیا ہے۔ دیکھیں ح # 43۔</p> <p>دوسرا طریق۔ عن انس رضی اللہ عنہ: جیسا کہ صاحب کتاب نے کہا اس روایت کو عبد الکریم بن محمد الرافعی القزوينی نے "تاریخ قزوین" یا "التدوین فی اخبار قزوین" میں اس سند سے روایت کیا ہے:</p> <p>"ثَنَا أَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّغَارُ، ثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُدَبِّرِيُّ، عَنْ عَبْدِ</p> |  |

الرَّزَاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ " (1 / 211)۔ اور یہ طریق بھی باطل و سخت ضعیف ہے۔ اس سند میں مصنف کا شیخ ابو منصور مجہول ہے، اور اس کا شیخ ابو الفضل بھی مجہول ہے۔ اس کے علاوہ امام عبد الرزاق کی روایات مشہور و معروف ہیں لیکن متقدمین میں سے کسی نے اس روایت کو کبھی ان سے روایت نہیں کیا، اور نہ ہی یہ ان کی مصنف میں موجود ہے۔ ان سے اس کا راوی اسحاق الدبري کا سماع ان سے بعد از اختلاط ہے اور وہ امام عبد الرزاق سے منکر روایتیں بیان کرنے سے بھی جانا جاتا ہے، اور چونکہ یہ اسحاق الدبري کی مصنف عبد الرزاق کی روایتوں میں سے نہیں ہے اس لئے اس میں دبری سبب ضعف ہے۔ اس کے علاوہ قتادہ بھی مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ لہذا اس روایت کے موضوع ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[32]-</b> اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔</p> <p>اسلام یک حصہ ہے۔ نماز ایک حصہ ہے۔</p> <p>زکوٰۃ ایک حصہ ہے۔ بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے۔ جہاد ایک حصہ ہے۔ رمضان کے روزے ایک حصہ ہیں۔ امر بالمعروف ایک حصہ ہے۔ نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ اور خائب و خاسر ہے وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔ (ابوداؤد الطیالسی، نسائی عن حذیفہ و حسن رضی اللہ عنہم؛ ابویعلی، دارقطنی فی الافراد، الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[32]-</b> "الإسلام ثمانية أسهم:</p> <p>الإسلام سهم والصلاة سهم والزكاة سهم وحج البيت سهم والجهد في سبيل الله سهم وصوم رمضان سهم والأمر بالمعروف سهم والنهي عن المنكر سهم. وقد خاب من لاسهم له" (ط ن عن حذيفة وحسن ع قط في الأفراد والرافعي عن علي) ضعف.</p> |
|---|---|

((روي مرفوعاً والصحيح عن حذيفة موقوفاً)) یہ حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مسند بزار (2927) میں یزید بن عطاء الیشکری عن أبي إسحاق عن صلة عن حذيفة عن النبي کے طریق سے مروی ہے۔

جبکہ یزید بن عطاء (لیں الحدیث) اس حدیث کو ابو اسحاق السبئی سے مرفوعاً روایت کرنے میں منفرد ہے، اور اس نے جبل الحفاظ شعبہ بن الحجاج، سفیان الثوری، الجراح بن ملیح، اسرائیل السبئی، اور علی بن صالح کی مخالفت کی ہے جنہوں نے اسے ابو اسحاق سے حذیفہ بن الیمان کے اپنے قول کے طور پر روایت کیا ہے اور یہی بات صحیح ہے (دیکھئے، مسند الطیالسی: 413، ومسند البزار: 330/7، والسنہ لابی بکر الخلال: 1554، 1557، وشعب الایمان للبیہقی: 7179، ومصنف ابن ابی شیبہ: 19561، 30313)۔

- حافظ ابن رجب الحنبلی حذیفہ کی روایت کے متعلق فرماتے ہیں: "روي مرفوعاً والموقوف أصح" (فتح الباری لابن رجب: 1/16، والجامع العلوم والحکم: 1/100)۔
  - حافظ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں: "الصحيح موقوف" (مختصر البزار: 1/186)۔
  - حافظ البوصیری فرماتے ہیں: "إسناده صحيح موقوف" (اتحاف الخیر: 1/100)۔
- جہاں تک علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق ہے تو وہ مسند ابی یعلیٰ (523)، شعب الایمان (7180)، اور الترغیب والترہیب لقوام السنہ (302، 859) میں حبیب بن حبیب عن أبي إسحاق السبئی عن حارث الأعور عن علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم کے طریق سے مروی ہے۔ اس طریق کے متعلق امام العلل الدار قطنی فرماتے ہیں: "تفرد به حبیب بن حبیب أخو حمزة بن حبیب الزیات، عن أبي إسحاق، عن الحارث، عن علي، عن النبي صلى الله عليه وسلم. وخالفه أصحاب أبي إسحاق، فرووه عن أبي إسحاق، عن صلة بن زفر، عن حذيفة قوله. وهو الصواب." (العلل الدار قطنی: 3/171) نیز، یہ حدیث بھی اصل میں حذیفہ کی حدیث ہے جسے ابو اسحاق سے

حبیب بن حبیب نے روایت کرنے میں ابو اسحاق کے دیگر تلامذہ کی مخالفت کی ہے اور حبیب نے اپنی غلطی کی وجہ سے اسے حارث الاعور (کذاب) عن علی کی طرف منسوب کر دیا ہے۔  
نوٹ: یہ روایت مجھے نسائی کی سنن میں نہیں ملی، اور نہ ہی اس کا کوئی طریق حسن سے ملتا ہے، غالباً مصنف کتاب کو یہاں غلطی لگی ہے، واللہ اعلم۔

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[33]-</b> اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض فرمائی ہیں، اگر کوئی صرف تین بجا لائے تب بھی وہ اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ تمام پر عمل پیرا ہو۔ نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے، اور بیت اللہ کا حج۔<br/>(الکبیر للطبرانی بروایت عمارۃ بن حزم و حسن، مسند احمد والبخاری بروایت زیاد بن نعیم)</p> | <p><b>[33]-</b> "أربع فرضهن الله عز وجل في الإسلام، من جاء بثلاث لم يغنين عنه شيئاً حتى يأتي بهن جميعاً: الصلاة والزكاة وصيام رمضان وحج البيت" (حم طب عن عمارة بن حزم وحسن، حم والبخاري عن زياد بن نعيم).</p> |
| <p>((ضعيف)) مسند احمد (4/200-201)۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سلسلة الضعيفة: 6735</p>  |   |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[34]-</b> مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات ہیں۔ انہیں میں سے ہے اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، امر</p> | <p><b>[34]-</b> "إن للإسلام صنوا كمنار الطريق فمن ذلك أن يعبد الله ولا يشرك به شيئاً، و أقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، ويحج البيت، ويصوم رمضان، والأمر بالمعروف، والنهي عن المنكر، والتسليم على بني آدم فإن ردوا عليك ردت عليك وعليهم</p> |
|--|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، بنی آدم کو سلام کرنا، اگر انہوں نے سلام کا جواب دیدیا تو فرشتے تم پر اور ان پر رحمت بھیجیں گے اور اگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور ان پر لعنت، یا ان کے لئے خاموش رہیں گے۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو بھی سلام کرو۔ اور جس سے کوئی ایک چیز کم ہوگی، یقیناً اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ اس سے چھوٹ گیا۔ اور جس نے تمام کو چھوڑ دیا، بلاشبہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ (عمل الیوم واللیلہ لابن السنن، الکبیر للطبرانی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p> | <p>الملائكة وإن لم يردوا عليك ردت عليك الملائكة ولعنتهم أوسكت عنهم، وتسليمك على أهل بيتك إذا دخلت، ومن انتقص منهن شيئاً فهو سهم من سهام الإسلام ترك، ومن تركهن كلهن فقد ترك الإسلام" (ابن السنن في عمل اليوم والليلة) (طب عن أبي هريرة) .</p> |
| <p>((صحیح)) عمل الیوم واللیلہ لابن السنن (1/ 136 ح 160)، ومسند الشاميين للطبرانی (1/ 241 ح 429)، والحلیۃ الاولیاء لابن نعیم (5/ 217)، والمستدرک للحاکم (50 مختصراً، 53)، والأمالی الخمیسۃ للشجرى (124)، و کتاب الایمان للقا سم بن سلام (1/ 22-24 بإضافة الرجل بین أبی هريرة و خالد بن معدان لكن ليس هو الصواب)، و تعظیم قدر الصلاة للمروزی (405)، والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین (487)، من طریق ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه</p>   |   |

وسلم۔

انظر سلسلة الصحيحة للألباني (333)۔

|  |   |
|--|---|
| <p>[35]- میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ نہیں لایا۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرو۔ لات اور عزى بتوں کو چھوڑ دو۔ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھو۔ سال بھر میں ایک رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اپنے مالداروں سے اموال صدقات و زکوٰۃ وصول کرو، اور اپنے فقراء کو دو۔ (مسند احمد بروایت رجل من بنی عامر)</p>   | <p>[35]- "لم آتکم إلا بخیر، آتیتکم أن تعبدوا الله وحده لا شريك له وأن تدعوا اللات والعزى وأن تصلوا باللیل والنهار خمس صلوات وأن تصوموا من السنة شهرا وأن تحجوا البيت وأن تأخذوا من أموال أغنيائکم فتردوها علی فقرائکم" (حم) عن رجل من بنی عامر۔</p> |
| <p>((صحیح)) مسند احمد (23127)۔ یہ متن ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جسے بخاری نے ادب المفرد (1084) اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں بھی روایت کیا ہے۔</p> <ul style="list-style-type: none"><li>• حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: "إسناده صحيح" (تفسیر ابن کثیر: 6/357)۔</li><li>• حافظ ہیثمی فرماتے ہیں: "رجاله کلهم ثقات أئمة" (مجمع الزوائد: 1/47)۔</li><li>• شیخ البانی فرماتے ہیں: "هذا إسناده صحيح علی شرط الشيخین غیر الرجل العامري، وهو صحابي فلا یضر الجهل باسمه، فإن الصحابة عدول كما هو مذهب أهل الحق" (سلسلة الصحيحة: 2712)۔</li><li>• شیخ شعب الارناؤط فرماتے ہیں: "صحيح" (تحقیق المسند: 23127)۔</li></ul> |   |



## عدی بن حاتم کے اسلام کا قصہ

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[36]-</b> اے عدی بن حاتم! اسلام لے مأمون ہو جائے گا۔ دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دو، اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بُری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ (ابن ماجہ بروایت ابن عدی)</p> | <p><b>[36]-</b> "یا عدی بن حاتم أسلم تسلم قال وما الإسلام قال أشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وتؤمن بالأقدار كلها خیرها وشرها حلوها ومرها" (ه) عن عدی بن حاتم.</p> |
| <p>((ضعیف جدا)) ابن ماجہ (87)۔ نیز دیکھئے ح # 24۔</p>   |   |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[37]-</b> اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ، مأمون ہو جائے گا۔ دریافت کیا، اسلام کیا ہے؟ فرمایا: تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بُری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔</p> | <p><b>[37]-</b> "یا عدی بن حاتم أسلم تسلم قال ما الإسلام قال تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالقدر خيره وشره حلوه ومره یا عدی بن حاتم لا تقوم الساعة حتی تفتح خزائن کسری وقيصر یا عدی بن حاتم تأتي الظعينة من الحيرة حتی تطوف بهذه الكعبة بغير خفير، یا عدی بن حاتم لا تقوم الساعة حتی يحمل الرجل جراب المال</p> |
|---|---|

|   |   |
|---|---|
| <p>اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ<br/>ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ<br/>کا طواف کرے گی۔ اے عدی بن حاتم!<br/>قیامت قائم نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ کوئی شخص مال<br/>سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا<br/>طواف کرے گا، مگر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا<br/>جو اس مال کو قبول کر لے۔ آخر کار وہ شخص<br/>اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا!<br/>کاش!۔۔۔ تو نہ ہوتا۔ کاش!۔۔۔ تو مٹی ہوتا۔<br/>(الکبیر للطبرانی، الخطیب، ابن عساکر بروایت<br/>عدی بن حاتم)</p> | <p>فیطوف به فلا يجد أحد يقبله فيضرب به<br/>الأرض فيقول ليتك لم تكن ليتك كنت ترابا<br/>" (طب) الخطيب وابن عساكر عن عدي<br/>ابن حاتم.</p> |
| <p>((ضعيف جدا)) طبرانی فی الکبیر (11/ 472)، والخطیب فی تاریخ بغداد (12/ 346)، وابن عساکر<br/>فی تاریخ دمشق (40/ 76)، والبی نعیم فی الدلائل (1/ 542)۔ اس کی سند میں ابن ابی المساور متروک<br/>ہے، دیکھئے ح # 24۔</p>   |   |

|  |  |
|--|--|
| <p>اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا<br/>اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم<br/>کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے</p> | <p>[38]- "الإسلام أن تشهد أن لا إله<br/>إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة<br/>وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت إن<br/>استطعت إليه سبيلا" (حم د ن ه عن</p> |
|--|--|

|  |              |
|--|--------------|
| <p>رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔ (مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p> | <p>عمر)۔</p> |
| <p>((صحیح)) دیکھیں ح # 18۔</p>   |              |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[39]-</b> اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ عز و جل کے سپرد کر دو۔ اور شہادت دو کہ اللہ عز و جل کے سوال کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ عز و جل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔ اگر تم نے یہ کام سرانجام دے لئے تو تم مسلمان ہو گئے۔ (مسند احمد، نسائی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ؛ مسند احمد بروایت ابو عامر و ابو مالک رضی اللہ عنہما؛ نسائی بروایت</p> | <p><b>[39]-</b> "الإسلام أن تسلم وجهك لله عز وجل وأن تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم شهر رمضان وتحج البيت إن استطعت إليه سبيلا فإذا فعلت ذلك فقد أسلمت" (حم ن عن ابن عباس) (حم عن أبي عامر وأبي مالك) (ن عن أنس) (ابن عساكر عن عبد الرحمن بن غنم)۔</p> |
|--|--|

|  |  |
|--|--|
| انس رضی اللہ عنہ؛ ابن عساکر بروایت عبد الرحمن بن غنم)                    |  |
| ((صحیح)) یہ روایت حدیث # 14 کا ہی حصہ ہے۔ نیز دیکھیں، پچھلی روایت ح # 38 |  |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[40]-</b> "الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتحج البيت وتغتسل عن الجنابة وأن تتم الوضوء وتصوم رمضان" (حب عن عمر).</p> <p><b>[40]-</b> اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج و عمرہ کرو۔ جنابت سے غسل کرو۔ وضوء کامل طریقے سے کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ (ابن حبان بروایت عمر رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[40]-</b> "الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتحج البيت وتغتسل عن الجنابة وأن تتم الوضوء وتصوم رمضان" (حب عن عمر).</p> |
| ((صحیح)) ابن حبان (173)، ابن خزیمہ (3065)، سنن الدار قطنی (2708) وغیرہم۔  |   |

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[41]-</b> "الإسلام شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وأن تؤمن بالأقدار خیرها وشرها" (ن) عن عدي بن حاتم</p> <p><b>[41]-</b> اسلام شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، اور یہ کہ تم اچھی بُری تمام تقدیروں پر ایمان لاؤ۔ (نسائی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[41]-</b> "الإسلام شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وأن تؤمن بالأقدار خیرها وشرها" (ن) عن عدي بن حاتم</p> |
| ((ضعیف جدا)) دیکھئے ح # 24، 36۔   |  |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[42]-</b> اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، روزے رکھو، حج ادا کرو، امر بالمعروف، نہی عن المنکر بجالاؤ، اور اپنے گھروں کو سلام کرو۔ جس نے کسی ایک چیز کو چھوڑا اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ اور جس نے سب کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ (ابن ماجہ، مستدرک، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)</p> | <p><b>[42]-</b> "الإسلام أن تعبد الله ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم وتحج، والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر" وتسليمك على أهل بيتك فمن انتقص شيئاً منهن فهو سهم من الإسلام يدعه ومن تركهن فقد ولي الإسلام ظهره" (هـ ك عن أبي هريرة) .</p> |
| <p>((صحیح)) ابن ماجہ (64)، مستدرک علی الصحیحین للحاکم (53)، تعظیم قدر الصلاة للمروزی (405)، وغیرہم۔ دیکھیں ج # 34۔</p>  |   |

## اسلام کے دس حصے ہیں

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[43]-</b> اسلام کے دس حصے ہیں اور نا مراد ہوا وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔</p> | <p><b>[43]-</b> "الإسلام عشرة أسهم وقد خاب من لاسهم له شهادة أن لا إله إلا الله وهي الملة والثانية الصلاة وهي الفطرة</p> |
|---|--|

والثالثة الزكاة وهي الطهارة والرابعة الصوم  
وهي الجنة والخامسة الحج وهي الشريعة  
والسادسة الجهاد وهو الغزوة والسابعة  
الأمر بالمعروف وهو الوفاء والثامنة النهي  
عن المنكر وهي الحجة والتاسعة الجماعة  
وهي الألفة والعاشرة الطاعة وهي العصمة"  
(طب طس عن ابن عباس) وفيه حامد بن  
آدم المروزي يضع الحديث.

پہلا۔۔۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت، اور یہ ملت  
ہے۔

دوسرا۔۔۔ نماز اور یہ فطرت ہے۔

تیسرا۔۔۔ زکوٰۃ ہے، اور وہ مال کی پاکیزگی  
ہے۔

چوتھا۔۔۔ روزہ ہے، اور وہ جہنم کی آگ سے  
ڈھال ہے۔

پانچواں۔۔۔ حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا۔۔۔ جہاد ہے اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں۔۔۔ امر بالمعروف ہے اور وہ وفا  
داری ہے۔

آٹھواں۔۔۔ نہی عن المنکر ہے اور وہ حجت  
ہے۔

نواں۔۔۔ جماعت مسلمین ہے اور وہ الفت  
ہے۔

دسواں۔۔۔ اطاعت ہے اور وہ حفاظت ہے۔

(الطبرانی فی الکبیر والاوسط بروایت ابن عباس

رضی اللہ عنہ) اس روایت میں ایک راوی

|  |  |
|--|--|
| حامد بن آدم المروزی ہے جو حدیث گھڑتا ہے۔ |  |
| ((موضوع)) دیکھیں ح # 31۔                 |  |

|   |   |
|---|---|
| <b>[44]-</b> "الإسلام علانية والإيمان في القلب التقوى في القلب وأشار بيده إلى صدره" (حم ن ع عن أنس) وصحح.   | <b>[44]-</b> اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ اور تقویٰ دل میں، اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ (مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ بروایت انس رضی اللہ عنہ) اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ |
| ((مکرر)) دیکھیں ح # 19۔ البتہ حدیث کے آخری حصے کا ایک شاہد ابو ہریرہ کی حدیث سے صحیح مسلم (2564) میں موجود ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: "تقویٰ یہاں ہے، اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا۔" |   |

|  |   |
|--|---|
| <b>[45]-</b> "ألا لعلكم لا تروني بعد عامكم هذا. اعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وحجوا بيتكم وأدوا زكاة أموالكم طيبة أنفسكم وأطيعوا إذا أمرتكم تدخلوا جنة ربكم" (محمد بن نصر عن أبي أمامة) | <b>[45]-</b> آگاہ رہو! شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو۔ اپنے پروردگار کی عبادت بجالاؤ، پنجگانہ نماز ادا کرتے رہو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>ادا کرتے رہو، اور جب تمہیں کوئی حکم دوں،<br/>بجلاؤ۔ (محمد بن نصر بروایت ابو امامہ رضی<br/>اللہ عنہ)</p>  |  |
| <p>((صحیح بغیر الفاظ "شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو" اور "اور جب تمہیں کوئی حکم دوں بجلاؤ") رواہ محمد بن نصر المروزی فی صلاة الوتر (1/21 ح 18)، و احمد فی المسند (22260)، والطبرانی فی الکبیر (7728) وفی مسند الشامیین (1581)، والنخبط فی التاريخ (6/191)، من طریق فرج بن فضالة عن لقمان بن عامر عن أبو أمامة۔ یہ سند فرج بن فضالہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ یہ روایت صحیح سند کے ساتھ مسند احمد (22161، 22258)، ترمذی (616)، السنہ لابن ابی عاصم (1061)، مسند الرویانی (1264)، الکبیر للطبرانی (7664، 7622، 7535) وفی المسند (543)، (834، 1967)، مستدرک للحاکم (19، 1436)، شعب الایمان للبیہقی (6967) وغیرہ میں مروی ہے اور اس میں ان الفاظ "شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو" کی بجائے یہ ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت آئے گی۔" اس روایت کے مکمل الفاظ ہیں: "إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ، أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ، وَأَطِيعُوا أَمْرَاءَكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ"۔</p> <p>قولہ: "وأطيعوا إذا أمرتكم" (اور جب تمہیں کوئی حکم دوں بجلاؤ) – مصنف کنز العمال نے ان الفاظ کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے جبکہ تمام احادیث میں اصل الفاظ ہیں، "وأطيعوا إذا أُمِرْتُمْ" (اور اپنے امیر کی اطاعت کرو)۔ یہ غلطی غالباً دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہونے کی وجہ سے صادر ہوئی۔</p> |  |

|                               |  |
|-------------------------------|--|
| <p>کیا تم نہیں سنتے؟ اپنے</p> | <p>[46]- "ألا تستمعون. اعبدوا ربكم<br/>وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة</p> |
|-------------------------------|--|



|  |  |
|--|--|
| <p>پروردگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا کرو،<br/>ماہِ صیام کے روزے رکھو، اپنے اموال کی<br/>زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنی امیر کی اطاعت کرو۔<br/>اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔<br/>(مسند احمد، ابن منیع، ابن حبان، الدار قطنی،<br/>مسند رک، سنن سعید بن منصور، بروایت ابو<br/>امامۃ رضی اللہ عنہ)</p> | <p>أموالکم [وأطيعوا إذا أمرکم] تدخلوا الجنة<br/>ربکم" (حم وابن منیع حب قط ك ص عن<br/>أبي أمامة) .</p>  |
|  | <p>((صحیح)) احمد (22161)، ابن منیع فی المسند (بحوالہ المطالب العالیہ: 4479)، ابن حبان (4563)،<br/>الدار قطنی (294/2)، الحاکم (1/473) وغیرہ۔<br/>نیز دیکھیں پچھلی حدیث اور حدیث نمبر 12921۔</p> |

|   |   |
|---|---|
| <p><b>[47]-</b> تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو،<br/>اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز<br/>قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور یاد رکھو ہر<br/>مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔<br/>اے حکیم بن معاویہ! یہ تمہارا دین ہے، تم<br/>جہاں بھی ہو تمہیں کافی ہو گا۔ (ابن ابی<br/>عاصم، البغوی، الطبرانی فی الکبیر، حاکم فی</p> | <p><b>[47]-</b> "أن تعبد الله ولا تشرك به<br/>شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وكل مسلم<br/>من مسلم حرام، يا حكيم بن معاوية هذا<br/>دينك أينما تكن يكفيك" (ابن أبي عاصم<br/>والبغوي طب ك عن معاوية بن حكيم عن<br/>معاوية النميري عن أبيه) أنه قال يا رسول<br/>الله بما أرسلك ربك قال فذكره.</p> |
|---|---|

المستدرک بروایت معاویہ بن حکیم عن معاویہ  
النمیری عن ابیہ

((صحیح لغیرہ)) طبرانی فی الکبیر (3/207 ح 3147) وفی المسند (1998)، ابی نعیم فی معرفۃ الصحابہ (1892)، ابن ابی خثیمہ فی تاریخ الکبیر (1/160)۔ اس سند سے یہ روایت ضعیف ہے۔ لیکن اس سے ملتے جلتے الفاظ میں یہ روایت درج ذیل کتب میں مروی ہے: سنن نسائی (2436، 2568)، مسند احمد (2011، 2022، 20037، 20043)، صحیح ابن حبان (160)، مستدرک علی الصحیحین للحاکم (8774)، مسند الرویانی (917، 918)، مصنف ابن ابی شیبہ (34428)، الجامع لمعر بن راشد (20115)، المعجم الکبیر للطبرانی (19/407 ح 969، 19/426 ح 1036-1037)، غریب الحدیث للخطابی (1/322)، شعب الایمان للبیہقی (8931)، شرح معانی الآثار (5130)، شرح السنہ (4330)، الاستیعاب لابن عبد البر (1/365) وغیرہ۔ ذیل میں مسند احمد کے الفاظ درج کیے جاتے ہیں: "حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَتَيْتَكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ أَوْلَاءِ أَنْ لَا آتِيكَ وَلَا آتِيَ دِينِكَ، وَجَمَعَ بِهِزُ بَيْنَ كَفِّهِ، وَقَدْ جِئْتُ أَمْرًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ بِمَ بَعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: "بِالْإِسْلَامِ". قُلْتُ: وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: أَنْ تَقُولَ: "أَسْلَمْتُ وَجْهِي لِلَّهِ وَتَخَلَّيْتُ، وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ. كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ أَشْرَكَ بَعْدَمَا أَسْلَمَ عَمَلًا، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ، مَا لِي أُمْسِكُ بِحُجْرَتِكُمْ عَنِ النَّارِ؟ أَلَا إِنَّ رَبِّي دَاعِيٌّ وَإِنَّهُ سَائِلِي: "هَلْ بَلَغْتَ عِبَادَهُ؟" وَإِنِّي قَائِلٌ: "رَبِّ إِنِّي قَدْ بَلَغْتُهُمْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ، ثُمَّ إِنَّكُمْ مَدْعُوُونَ مُقَدَّمَةً أَفْوَاحُكُمْ بِالْفُتُوحِ، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَيَّنُّ عَنْ أَحَدِكُمْ لَفَخِذُهُ وَكَفُّهُ. قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ: هَذَا دِينُنَا؟ قَالَ: "هَذَا دِينُكُمْ وَأَيْنَمَا تُحْسِنُ يَكْفِكَ" ترجمہ "حضرت معاویہ بہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے اتنی مرتبہ (اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر کہا) قسم کھائی تھی (کہ آپ کے پاس نہیں آؤں گا، اب میں آپ کے پاس آ

گیا ہوں تو) مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کے ساتھ بھیجا ہے، پوچھا اسلام کیا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یوں کہو کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دیا اور اس کے لئے یکسو ہو گیا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور یاد رکھو! ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ یہ دونوں چیزیں مددگار ہیں، اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام قبول کرنے کے بعد یا مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں کے پاس آنے کے بعد دوبارہ شرک میں مبتلا ہو جائے۔ یہ کیا معاملہ ہے کہ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے بچا رہا ہوں، یاد رکھو! میرا پروردگار مجھے بتائے گا اور مجھ سے پوچھے گا کہ کیا آپ نے میرے بندوں تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ اور میں عرض کروں گا کہ پروردگار! میں نے ان تک پیغام دیا تھا، یاد رکھو! تم میں سے جو حاضر ہیں: وہ غائب تک یہ بات پہنچا دیں۔ قیامت کے دن جب تم لوگ پیش ہو گے تو تمہارے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور سب سے پہلے جو چیز بولے گی وہ ران ہوگی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ تمہارا دین ہے اور تم جہاں بھی ہو گے وہ تمہاری کفایت کرے گا۔ " (مسند احمد: 33/242 ج 20043)۔

اس حدیث کے متعلق امام ابن عبد البر فرماتے ہیں: " فَهَذَا هُوَ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ بِإِسْنَادِ الثَّابِتِ الْمَعْرُوفِ --- " (الاستيعاب)۔

|   |  |
|---|--|
| <p><b>[48]-</b> کہو! میں نے اپنی ذات کو اللہ عزوجل کے سپرد کیا اور اس کے لئے یکسو ہوا، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور جان رکھو! ہر مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار</p> | <p><b>[48]-</b> " أن تقول أسلمت وجهي لله وتخليت وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة. كل مسلم على مسلم محرم أخوان نصير أن لا يقبل الله من مشرك بعد ما أسلم عملاً أو يفارق المشركين إلى المسلمين " (ن ك عن</p> |
|---|--|

|  |   |
|--|---|
| <p>ہیں۔ اور یاد رکھو! کسی مشرک کے مسلمان ہو جانے کے بعد، اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا تا وقتیکہ وہ مشرکوں سے علیحدہ ہو کر مسلمانوں سے نہ آ ملے۔ (نسائی، مستدرک بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)</p> | <p>بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ) أنه قال ما آيات الإسلام قال فذكره.</p> |
| <p>((صحیح)) نسائی (2436، 2568)، مستدرک للحاکم (8774)، احمد (2011، 2022، 20037، 20043) وغیرہ۔ اس حدیث کی تخریج اور مکمل الفاظ پچھلی حدیث کے تحت بیان کر دیے گئے ہیں۔</p>  |   |

|  |  |
|--|--|
| <p><b>[49]-</b> تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہے۔ اور یہ کہ تمہیں آگ میں جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ صاحب قرابت ہو اللہ ہی کے لئے محبت</p> | <p><b>[49]-</b> "أن تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله وأن يكون الله ورسوله أحب إليك مما سواهما وأن تحترق في النار أحب إليك من أن تشرك بالله وأن تحب ذا نسب لا تحبه إلا لله فإذا كنت كذلك فقد دخل حب الإيمان في قلبك كما دخل حب الماء للظمان في اليوم القائف" (حم عن أبي رزين العقيلي) أنه قال يا رسول الله ما الإيمان؟ قال فذكره وحسن.</p> |
|--|--|

کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو  
 یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہو  
 جائے گا، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو  
 پانی سے محبت ہو جاتی ہے۔ (مسند احمد،  
 بروایت ابورزین العقیلی کہ انہوں نے پوچھا یا  
 رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے  
 جواب میں یہ حدیث بیان کی)

((اسنادہ ضعیف)) مسند احمد (16194)۔ حدیث کے مکمل الفاظ مع السند درج ذیل ہیں:

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ  
 بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،  
 فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى؟ قَالَ: "أَمَا مَرَرْتَ بِأَرْضٍ مِنْ أَرْضِكَ مُجْدِبَةٍ، ثُمَّ مَرَرْتَ بِهَا  
 مُخْصَبَةً؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "كَذَلِكَ النُّشُورُ" قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: "أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِمَّا  
 سِوَاهُمَا، وَأَنْ تُحَرِّقَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تُشْرِكَ بِاللَّهِ، وَأَنْ تُحِبَّ غَيْرَ ذِي نَسَبٍ لَا تُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا كُنْتَ كَذَلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِكَ، كَمَا دَخَلَ حُبُّ الْمَاءِ لِلظَّمْآنِ فِي الْيَوْمِ  
 الْقَائِظِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي بِأَنْ أَعْلَمَ أَنِّي مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: "مَا مِنْ أُمَّتِي - أَوْ هَذِهِ الْأُمَّةِ - عَبْدٌ  
 يَعْمَلُ حَسَنَةً فَيَعْلَمُ أَنَّهَا حَسَنَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَازِيَهُ بِهَا خَيْرًا، وَلَا يَعْمَلُ سَيِّئَةً فَيَعْلَمُ أَنَّهَا سَيِّئَةٌ،  
 وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا وَيَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ إِلَّا هُوَ، إِلَّا وَهُوَ مُؤْمِنٌ"

ترجمہ "حضرت ابورزین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ  
 اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کبھی ایسی وادی سے نہیں  
 گذرے جہاں پہلے پھل نہ ہو پھر دوبارہ گذرنے پر وہ سرسبز شاداب ہو چکا ہو میں نے عرض کیا جی ہاں  
 فرمایا اسی طرح مردے زندہ ہو جائیں گے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کیا چیز ہے نبی صلی اللہ علیہ

و سلم نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول تمہاری نگاہوں میں اپنے علاوہ سب سے زیادہ محبوب ہو جائیں تمہیں دوبارہ شرک کی طرف لوٹنے سے زیادہ آگ میں جل جانا پسند ہو جائے اور کسی ایسے شخص سے جو تمہارے ساتھ نسبی قرابت نہ رکھتا ہو صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہو جب تم اس کیفیت تک پہنچ جاؤ تو سمجھ لو کہ ایمان کی محبت تمہارے دل میں اتر چکی ہے جیسے سخت گرمی کے موسم میں پیاسے آدمی کے دل میں خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بارے میں کیسے معلوم کر سکتا ہوں کہ میں مومن ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جو امتی بھی کوئی نیک عمل کرے اور وہ اسے نیکی سمجھتا بھی ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ ضرور دے گا یا کوئی گناہ کرے اور اسے یقین ہو جائے کہ یہ گناہ ہے اور وہ اس پر استغفار کرے اور یہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ کے علاوہ اسے کوئی معاف نہیں کر سکتا تو وہ مومن ہے۔ (ترجمہ ایزی قرآن و حدیث)۔

اس حدیث کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، چنانچہ شیخ شعیب الارناؤط اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف لانقطاعه، سليمان بن موسى، وهو الأشدق لم يدرك أحداً من الصحابة فيما قاله الترمذي في "العلل" 313/1 نقلاً عن البخاري وبقية رجاله ثقات"۔ البتہ حدیث کے الفاظ "یا رسول اللہ، کیف یحیی اللہ الموتی..." کا مسند احمد کی ایک دوسری حدیث میں ایک شاہد موجود ہے (16192)۔

|  |   |
|--|---|
| <p><b>[50]-</b> تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ حج اور عمرہ کرو۔ امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو</p> | <p><b>[50]-</b> "أن تعبد الله ولا تشرك به شيئاً وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج وتعتمر وتسمع وتطيع وعليك بالعلانية وإياك والسر" (حب عن ابن عمر) أن رجلاً قال يا رسول الله أوصني قال فذكره.</p> |
|--|---|

|   |  |
|---|--|
| <p>لہذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ<br/> پڑو۔ (ابن حبان بروایت ابن عمر رضی اللہ<br/> عنه کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ<br/> مجھے نصیحت کیجئے تو انہوں نے جواباً یہ حدیث<br/> بیان کی)</p> |  |
|---|--|

((أصله موقوف منقطع الإسناد)) أخرجه البخاری فی تاریخ الاوسط (2/ 63)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار (7/ 83 ح 2685)، وابن حبان فی المجروحین (1/ 323 ت 393 ترجمہ سعید بن عبد الرحمن الجمحی)، وابن عدی من طریق البخاری فی الکامل (4/ 454) وابن ابی عاصم فی السنہ (2/ 508 ح 107)، والبیہقی فی الشعب (3690) من طریق محمد بن الصباح عن سعید بن عبد الرحمن الجمحی، عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي مرفوعاً۔ اس سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں ماسوائے سعید بن عبد الرحمن الجمحی کے اور وہ بھی صدوق حسن الحدیث ہے لیکن اس پر جرح بھی موجود ہے، چنانچہ امام ابن عدی فرماتے ہیں: "له أحاديث غرائب حسان وأرجو أنها مستقيمة وإنما يهيم عندي في الشيء بعد الشيء يرفع موقوفاً ويوصل مرسلًا لا عن تعمد" (الکامل: 4/ 456)۔ اور یہ حدیث اس کی مناکیر میں سے ہے۔

اس حدیث کو مرفوعاً بیان کرنے میں سعید بن عبد الرحمن نے محمد بن بشر کی مخالفت کی ہے جس نے اسے حسن البصری سے عمر بن الخطاب کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس حدیث کو درج ذیل محدثین نے نقل کیا ہے: حاکم فی المستدرک (1/ 116 ح 166)، اللاکائی فی شرح اصول الاعتقاد (2/ 227 ح 333)، بیہقی فی الشعب (3691)، اور ابو القاسم الأصبهانی فی الحجة (1/ 450) من طریق محمد بن بشر عن عبيد الله بن عمر عن يونس بن عبيد عن الحسن بن عمر موقوفاً۔

اس کے علاوہ ابن المبارک نے بھی اس حدیث کو کتاب الجہاد (1/ 135 ح 164) میں ایک دوسرے طریق سے عن الحسن عن عمر موقوفاً روایت کی ہے۔

الغرض اس حدیث کی اصل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے موقوف: ان کے قول کے طور پر منقول ہے اور اسے مرفوع بیان کرنے میں سعید بن عبد الرحمن نے مخالفت کی ہے۔

- چنانچہ، امام العلل محمد بن اسماعیل البخاری نافع کی مرفوع حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وقال محمد بن بشر عن عبيد الله عن يونس عن الحسن عن عمر قوله مثله وهذا أصح" (تاریخ الاوسط: 2/ 64)۔

- امام ابن حبان مرفوع حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وهذا خطأ فاحش إنما روى عبيد الله بن عمر هذا الكلام عن يونس بن عبيد عن الحسن عن عمر قوله" (المجروحین: 1/ 323)۔
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: "وهذا بإرساله أصح" (الکامل: 4/ 455)۔

- امام ابوالحسن الدارقطنی فرماتے ہیں: "فرواه سعيد بن عبد الرحمن الجمحي، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وخالفه محمد بن بشر، فرواه عن عبيد الله، عن يونس بن عبيد، عن الحسن؛ أن أعرابيا سأل عمر عن الدين؟ فقال: تشهد أن لا إله إلا الله ... الحديث، وهو الصواب." (العلل الدارقطنی: 12/ 319)۔

- امام شمس الدین الذہبی سعید بن عبد الرحمن کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: "ومن مناكيره: قال محمد بن الصباح: حدثنا سعيد بن عبد الرحمن، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر - أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عليك بالعلانية، وإياك والسر، رواه محمد بن بشر، عن عبيد الله، عن يونس، عن الحسن - أن عمر قاله. قال البخاري: هذا أصح." (ميزان الاعتدال: 2/ 148)۔

- شیخ مقبل بن ہادی الوادعی نے اس حدیث کو اپنی کتاب "أحاديث معلة ظاهرها الصحة" (ص 255) میں ذکر کیا اور فرمایا جس کا خلاصہ ہے: "ظاهره الصحة ، ولكن الإمام البخاري قال : وإرساله أصح"۔

پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث اصل میں عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف ہے جسے حسن البصری نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند منقطع ہے کیونکہ حسن نے عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت بیان نہیں کی۔



|  |   |
|--|---|
| <p>[51]- کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ ان کی باتوں کو محفوظ کر لو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب سے یہ میرے پاس آنا شروع ہوئے ہیں کبھی بھی مجھ پر مشتبہ نہیں ہوئے سوائے اس مرتبہ کے۔ اور اس مرتبہ میں ان کو اس وقت پہچانا جب وہ منہ موڑ کر چل دئے۔ (ابن حبان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)</p>   | <p>[51]- "هل تدرون من هذا، هذا جبريل أتاكم يعلمكم دينكم خذوا عنه والذي نفسي بيده ما شبه علي منذ أتاني قبل مرتي هذه وما عرفته حتى ولي" (حب عن ابن عمر) .</p> |
| <p>((صحیح)) ابن حبان فی الصحیح (1/262 ح 173، مع التعليقات الحسان)، ابن مندہ فی کتاب الایمان (1/146 ح 13، 14)، الدار قطنی فی السنن (3/341 ح 2708)، اللیثی فی السنن الصغیر (1/12 ح 10)، وفی الاعتقاد (1/206)، وغیرہم۔ شیخ الالبانی فرماتے ہیں: "إسناده صحيح" (التعليقات الحسان، والصحيحة: 2903)۔</p> <p>حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اکثر و بیشتر حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے تھے آپ ﷺ روزِ روشن کی مانن ان کو جان لینے۔ مگر اس مرتبہ نہ پہچان سکے۔ اور یہ وہی مشہور واقعہ ہے جس میں حضور ﷺ نے مشہور حدیثِ جبریل ارشاد فرمائی تھی (دیکھیں صحیح مسلم کی پہلی حدیث)۔</p> |   |

---